بہتر ماحول ترتیب دیا اور اُس کی خصوصی پرورش اور تربیت کی مثال قائم کی۔ صرف یہی نہیں، انھوں نے ذہنی پس ماندگی کے شکار لاکھوں بچوں کی تعلیم و تربیت اور بحالی جیسے امور کا بیڑا بھی اٹھایا اور اسے علمی موضوع بنا کر اُس کی تفصیل بھی اس کتاب میں پیش کی ہے۔

کتاب میں ذہنی طور پر معذور بچوں کی صحت اور اُن کی محدود صلاحیتوں کو سامنے رکھتے ہوئے، درجہ وار خصوصی تعلیم و تربیت اور بحالی سے متعلق ممکن ذرائع کی نشان دہی بھی کی ہے جس سے یقیناً متعلقہ معاشرتی ادارے بھی مستفید ہو سکتے ہیں۔ بلکہ یہ کتاب عمومی آگاہی کے علاوہ، باقاعدہ تربیت اور تعلیم و تحقیق کے دروازے کھولنے میں بھی مدد و معاون ثابت ہوگی۔ کتاب ہٰذا والدین، طلبہ، اساتذہ سے لے کر ماہرین نفسیات، اطبا اور میڈیکل ڈاکٹر حضرات تک سب کے لیے افادیت کی حامل ہے۔ (ڈاکٹر احسان اللہ خان)

سیرت طیبہ سے رہنمائی، اکیسویں صدی میں، پروفیسر ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر۔ ناشر: مکتبہ شال۔ ۲۷۲-اے او بلاک III، سٹیلائٹ ٹاؤن، کوئٹہ۔ صفحات: ۱۶۷۔ قیمت: ۱۲۰ روپے۔

دورِ جدید میں اسلام کے عالم گیر پیغام کو عام کرنے اور رسالت مآبؐ کی سیرت سے دنیا کو روشناس کرانے کی بے حد ضرورت ہے۔ اُمت مسلمہ نہ اپنے کردار سے آگاہ ہے نہ درپیش چیلنج سے۔ قلمی محاذ ہو یا تحقیق کا میدان، مسلسل اور تکلیف دہ خاموشی، عالم اسلام کی دگرگوں حالت، حال و مستقبل کی آئینہ دار ہے۔

زیرنظر کتاب کے سرورق پر عنوان دیکھ کر میرا خیال تھا کہ شاید اس کتاب میں بتایا گیا ہوگا کہ اکیسویں صدی کے نئے عالمی نظام، تشدد، دہشت گردی، سیاست عالم، مغرب کے اقتصادی غلبے اور مسلمانوں کی دگرگوں حالت کے پیش منظر میں سیرت طیبہ ہماری کیسے اور کس طرح راہنمائی کر سکتی ہے۔ یہ بھی ذہن میں آیا کہ اُمت مسلمہ جن مصائب اور مسائل میں گرفتار ہے (فرقہ بندی، جدیدیت، لبرلزم، ترقی پسندی، مادہ پرستی، شریعت کی نئی تعبیرات، سود، بیمہ، مخلوط تعلیم، رقص و سرود اور ٹی وی کی خرافات) ان سے عہدہ برآ ہونے کے لیے، رسالت مآبؐ کی سیرت سے راہنمائی حاصل کی گئی ہوگی، لیکن جب کتاب کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ مصنف کے سیرت، قرآن اور چند کتابوں پر لکھے گئے تبصروں کا مجموعہ ہے۔

ڈاکٹر صاحب کی بلند پایہ علمی حیثیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ اُن کی ۳۴ سے زائد کتب شائع ہو چکی ہیں (جن میں سے متعدد کتابوں پر ترجمان میں تبصرے چھپ چکے ہیں)۔ بلاشک وشبہہ بلوچستان میں قرآن مجید کے تراجم و تفاسیر، حرمین شریفین کے سفرناموں اور تذکرۂ سیرت، نیز فارسی نعت کے مجموعوں کے تعارف والے، مصنف کے مضامین بھی سیرت ہی کے حوالے سے ہیں لیکن احقر کی رائے میں عنوان کتاب، ان تحریروں کے حسب حال نہیں ہے۔ (م - ا - م)